بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر — روشن دین تنویر

یوم منگل

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۱ جمادی الاول ۱۳۸۸ھ — ۶ ظہور ۱۳۴۷ہش — ۶ اگست ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۷۶

۱۳۱

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۵ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان دنوں کراچی تشریف فرما ہیں۔ حضور کی صحت کے متعلق کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ کے ساتھ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ اور بخیریت واپس لائے۔ آمین

—• حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی آج راولپنڈی تشریف لے گئی ہیں آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عطا فرمائے اور سفر و حضر میں آپ کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

—• محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ قادیان نے بذریعہ تار مطلع فرمایا ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دیرینہ خادم مکرم عبدالاحد خان صاحب افغان درویش قادیان وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم نہایت مخلص نیک اور فدائی احمدی تھے۔ ساری عمر متوکلانہ طور پر حضور رضی اللہ عنہ کی اور سلسلہ کی خدمت میں گزاری۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو بلند درجات عطا فرمائے آمین

—• نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کے دیرینہ خادم اور نہایت مخلص احمدی محترم میاں محمد سعید صاحب ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر حال ناظم اعلیٰ انصار اللہ ضلع ملتان مورخہ یکم ظہور (اگست) بروز جمعرات ملتان میں بعمر قریباً اسی برس انتقال فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز مورخہ ۲ ظہور بروز جمعہ آپ کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ بعد نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائل پوری نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد مقبرہ بہشتی میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

—• محترم مرزا عبدالحق صاحب صوبائی امیر دورہ عارضی اور دورہ کے سلسلہ میں آخر اگست تک سرگودھا سے باہر رہیں گے۔ جماعتی کاموں وغیرہ کے سلسلہ میں ان سے ملنے والے احباب سرگودھا پہنچنے کی تکلیف نہ فرمائیں۔ ابوالعطاء جالندھری

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز اور استغفار دل کی غفلت کا عمدہ علاج ہیں

نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال دے

سیر سے واپس ہوتے ہوئے ایک حافظ صاحب نے حضور سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ میں نابینا ہوں۔ ذرا کھڑے ہو کر میری عرض سن لیں۔ حضور کھڑے ہو گئے۔ اس نے کہا میں آپ کا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دور ہو حضرت اقدس نے فرمایا۔

"نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں میں دوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہر مقصود پا لے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے۔

گر نباشد بدوست راہ بردن
شرط عشق است در طلب مردن"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۴۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ ظہور ۱۳۴۷ ہش

قرآن کریم صرف علم نہیں بلکہ نُور دیتا ہے

بالفرض کوئی ایسی دوسری کتاب ثابت بھی ہو جائے تو پھر بھی قرآن کریم کو اس پر یہ فوقیت ہوگی کہ اس کتاب الٰہی میں جو تعلیم ہے وہ بہت حد تک اپنا نظری حیثیت رکھتی ہے۔ اور اگر اس میں ایسی اخلاقی باتیں ہونگی بھی جو عمل پر دلالت کرتی ہیں تو وہ بھی مبہم اور جنرل ہوں گی تفصیلی نہیں ہونگی اور نہ اس کی برتری کی وجوہات بیان کی ہونگی۔ پھر قوم اور زمانہ کے لحاظ سے تعلیم محدود ہوگی۔ مگر قرآن کریم کا دعوےٰ ہے کہ وہ ذکرٌ للعالمین ہے۔ عالمین میں تمام دنیا اور تمام زمانے آجاتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک نہایت پُر حکمت بات تعلیم القرآن کلاس کے الوداعی اجلاس میں یہ فرمائی ہے کہ قرآن کریم صرف علم نہیں دیتا بلکہ وہ نور دیتا ہے۔ یعنی جو علم وہ دیتا ہے۔ اس کے متعلق عملی تعلیم بھی پیش کرتا ہے۔ اور جو شخص قرآن شریف کے سکھائے ہوئے اعمال بجالاتا ہے اس میں اللہ تعالیٰ کا نور پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اسلام صرف یہ نہیں کہتا کہ بدکاری نہ کرو۔ بلکہ بدکاری سے بچنے کے لئے طریقے بھی بتاتا ہے۔ جن میں سے ایک غضِ بصر کا اصول ہے۔ تعدد ازدواج کے متعلق جو تعلیم قرآن کریم نے پیش کی ہے۔ وہ بھی دراصل بدکاری کے قلع قمع سے تعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ جن قوموں میں ایک بیوی کے رواج پر سختی سے عمل ہوتا ہے۔ وہاں بدکاری بھی زیادہ ہے۔ لیکن اگر اسلام کے اصول تعدد ازدواج کو اپنایا جائے تو بدکاری کی حد بندی کی جاسکتی ہے۔ افسوس ہے کہ ہم نے اس اصول کی حقیقت نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض ایسی مثالیں پیدا کردی ہیں کہ تعدد ازدواج بدنام ہو گیا ہے حالانکہ تعدد ازدواج کا اصول جو اسلام نے پیش کیا ہے۔ وہ نہایت ہی پُر حکمت ہے۔ انصاف بین الزوجین کی جو شرط لگائی ہے۔ وہ قابلِ عمل ہونے کے باوجود نہایت دشوار بھی ہے۔ صرف اسی شخص کو ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی اجازت ہو سکتی ہے۔ جو قرآن کریم کی عائد کردہ شرائط کو نبھا سکے۔ مگر ہر شخص ایسا نہیں کر سکتا اس لئے اگر دوسری شادی کرنے سے پہلے اس شرط پر غور کر لیا جائے تو اچھا ہے لیکن عموماً لوگ اس وقت ان شرائط کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور بعد میں الجھنیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

الغرض تعدد ازدواج کا اصول جس طرح قرآن کریم نے پیش کیا ہے اگر اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ تو یہ امر انسان کے لئے باعث ازدیاد نور و ایمان ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص ایک طرف تو ہوا و حرص کے شیطان کے ورغلانے سے بچ جاتا ہے اور بدکاری کا مرتکب نہیں ہوتا۔ تو دوسری طرف وہ ان الجھنوں سے بچ جاتا ہے۔ جو بے سوچے سمجھے تعدد ازدواج پر عمل کرنے سے پیدا ہو سکتی ہیں۔

یہ ایک مثال ہے۔ قرآن کریم کی پُر حکمت تعلیمات کی اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جو فرمایا ہے کہ قرآن کی تعلیم نور ایمان بخشتی ہے۔ اس کی حقیقت اسی ایک مثال سے واضح ہو جاتی ہے۔ اور واضح ہو جاتا ہے کہ اگر قرآن کریم کی تعلیمات پر عمل کیا جائے تو انسان زندگی کے مقصد کو حاصل کر سکتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی معرفت۔ دوسرے علوم ہم کو یہ نعمت عطا نہیں کر سکتے۔ یہ نعمت ہم کو صرف قرآن کریم ہی عطا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ہم اس کی تعلیمات پر خلوص اور سمجھ کر عمل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

(۱) "اللہ جل شانہٗ کا وہ کلام ہے جو الٰہی طاقتیں اور برکتیں اور خاصیتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ سو آؤ جس نے دیکھنا ہو دیکھ لے۔ وہ قرآن شریف ہے جس کی صدہا روحانی خاصیتوں میں سے ایک یہی ہے کہ سچے پیرو اس کے ظلی طور پر الہامات پاتے ہیں۔ اور تا دم مرگ رحمت اور برکت ان کے شامل حال ہوتی ہے۔ سو یہ خاکسار اسی آفتاب حقیقت سے فیض یافتہ اور اسی دریائے معرفت سے قطرہ بردار ہے۔"

(تحفۂ حق ص۲)

(۲) "یہ خوبی قرآنی تعلیم میں ہے کہ اس کا ہر ایک حکم معلّل با غراض مصالح ہے اور اسی لئے جابجا قرآن کریم میں تاکید ہے کہ عقل، فہم و تدبر، فقاہت۔ اور ایمان سے کام لیا جائے۔ اور قرآن اور دوسری کتابوں میں یہی مابہ الامتیاز ہے کوئی کتاب نے اپنی تعلیم کو عقل اور تدبر کی دقیق اور آزاد نکتہ چینی کے آگے ڈالنے کی جرأت ہی نہیں کی۔"

(رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

۳۔ "اِنَّ الْعِصْمَةَ مِنْ صِفَاتِ الْقُرْاٰنِ خَاصَّةً"

(خطبہ الہامیہ ص۹۵)

۴۔ "قرآن کریم میں یہ خاص خوبی ہے کہ اس کی اخلاقی تعلیم تمام دنیا کے لئے ہے۔"

(یادداشتیں براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۳)

۵۔ (۱) وہ (قرآن کریم) بے مثل و مانند ہے۔

(۲) وہ جامع حکمت مع کمال ایجاز و اختصار ہے۔

(۳) وہ لاکھوں آدمیوں کو حفظ ہے اور حفظ کرنا اس کا ہماری شرع میں فرض کفایہ ہے۔ اسی واسطے کوئی زمانہ حفظ قرآن مجید سے خالی نہ تھا۔ اول میں حضرت پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حفظ تھا۔ پھر بعد اس کے حضرت علیؓ اور اکثر صحابہ کو حفظ تھا۔ اسی طرح سلسلہ وار اس کے حفظ کا تمبر چلا آیا ہے۔ یہاں تک کہ ہم تک پہنچا۔

(۴) یہ کتنا بڑا معجزہ ہے کہ کوئی صفحہ اس کا ذکر اللہ سے خالی نہیں دوسری کتاب میں ہرگز یہ خوبی نہیں۔ یہ قرآن مجید کا معجزہ ہے۔ باوجود اس بات کے کہ قرآن مجید ایک قانون دیوانی و فوجداری ہے۔ پھر بھی اس میں کوئی ایسا کلمہ نہیں کہ جس میں دو چار دفعہ خدا کا نام نہیں ہے۔ اول سے آخر تک اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے۔ اور ہر ایک کلمہ کا مرجع خدا ہے۔

۵۔ پنجم خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر نام پروردگار کا قرآن مجید میں ہے۔ کسی کتاب میں نہیں۔ اور بقول مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَہٗ۔ اس کلام کا خدا سے علاقہ محبت ثابت ہوتا ہے۔ اسی واسطے اس تمام کلام میں اللہ ہی اللہ بھرا ہوا ہے۔ کسی عاقل پر پوشیدہ نہیں کہ بہت مرتبہ نام لینا اپنے پروردگار کا یہ بھی ایک بندگی ہے اور یہ بندگی صرف بطفیل قرآن مجید حاصل ہوئی ہے۔

۶۔ ششم خوبی قرآن مجید میں یہ ہے کہ جس قدر ستائش اور تعریف خدا تعالےٰ کی بانواع محامد و بکثرت تکرار اس کتاب میں ہے۔ دنیا میں اور کسی کتاب میں نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کامل اور سب تعریفوں کا مالک اور اہل ہے اور بالذات اپنی تعریفوں کو چاہتا ہے۔ پس جس کتاب الٰہی میں بدرجہ غایت اس کے محامد مذکور ہیں۔ وہی اس کی افضل کلام ہے اور اور اس امر پر اگر کوئی مقابلہ کرے تو ہم اشتہار دے سکتے ہیں کہ جس قدر ستائش اور بزرگی حضرت باری کی قرآن مجید میں مذکور ہے۔ اور کسی کتاب میں مذکور نہیں۔

(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۳ء)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

اخبار الفضل

خود خرید کر پڑھے۔

132

حدیث ـــــ اس کی اہمیّت اور ضرورت

(محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب فاضل)

(۲)

سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام:۔

مرفوع:۔ وہ حدیث ہے جس کی سند میں حدیث کی نسبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف کی گئی ہو مثلاً راوی کہے کہ میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سُنا۔ یا آپؐ نے یہ فرمایا۔ یا آپؐ نے یہ کہا۔ جیسا کہ اوپر کی مثال میں امام بخاری کی بیان کردہ حدیث مرفوع ہے۔

متصل وہ حدیث جس کی سند میں تسلسل ہو وہ ٹوٹی ہوئی نہ ہو۔ درمیان سے کوئی راوی رہ نہ گیا ہو۔ اس کی مثال بھی اوپر کی حدیث ہے گویا اس حدیث کی سند مرفوع بھی ہے اور متصل بھی۔

مرسل۔ وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کا ذکر نہ ہو۔ مثلاً ایک تابعی کہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا۔

منقطع۔ وہ حدیث جس کی سند میں صحابی کی بجائے کوئی اور راوی رہ گیا ہو اور اس طرح سند کا تسلسل ٹوٹ گیا ہو۔

کتب حدیث کی اقسام

کتب احادیث کو طرزِ تصنیف، مقصد تحریر اور مصنف کی ذاتی محنت اور دقتِ نظر کے اعتبار سے مختلف اقسام میں منقسم کیا گیا ہے۔ مثلاً:۔

۱۔ **مسند۔** حدیث کی وہ کتاب جس میں ہر صحابی کی بیان کردہ احادیث کو بلالحاظ مضمون الگ الگ جمع کر دیا گیا ہو مثلاً پہلے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیان کردہ احادیث پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی روایات کردہ احادیث وعلیٰ ہذا القیاس دوسرے صحابہؓ کی احادیث جیسے مسند احمد بن حنبلؒ جو مختلف صحابہؓ کی روایت سے قریباً چالیس ہزار احادیث پر مشتمل ہے۔ اس کے مصنف حضرت امام احمد بن حنبل ہیں جو سنہ ۱۶۴ھ میں پیدا ہوئے اور سنہ ۲۴۱ھ میں وفات پائی۔

۲۔ **معجم۔** حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں ہر استاد یا ہر شہر کی احادیث کو بلالحاظ مضمون الگ الگ اجزاء میں بیان کیا گیا ہو جیسے معجم طبرانی۔

۳۔ **جامع۔** وہ کتاب ہے جس میں ہر قسم کے مضامین کی حدیثیں خاص ترتیب کے مطابق بیان ہوں مثلاً عقائد۔ احکام۔ آداب معاشرہ، تصوّف، اخلاق، تاریخ و تفسیر وغیرہ جیسے "جامع صحیح بخاری" "جامع ترمذی"۔

۴۔ **سنن۔** وہ کتاب جس میں صرف احکام و آداب سے متعلقہ احادیث جمع کی گئی ہوں یعنی وہ کتاب فقہی ابواب سے متعلق احادیث پر مشتمل ہو جیسے سنن ابوداؤد، سنن نسائی۔

۵۔ **صحیحین۔** صحت کے لحاظ سے حدیث کی دو بہت ہی مشہور کتابیں یعنی صحیح بخاری اور صحیح مسلم۔

۶۔ **صحاح ستّہ۔** صحت کے لحاظ سے حدیث کی چھ مشہور کتابیں۔ یعنی بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی۔

اس فہرست میں مؤطا امام مالکؒ کا ذکر اس لئے الگ نہیں آیا کیونکہ اس کتاب کی سب احادیث صحیحین میں آچکی ہیں۔

مختصر حالات محدثین صحاح ستّہ:۔

حضرت امام بخاریؒ

آپ کا نام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ ہے۔ سنہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۲۵۶ھ میں وفات پائی۔ بخارا میں رہائش تھی۔ آپ حافظ حدیث، زاہد و متقی اور بلند پایہ امام المحدثین تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "جامع صحیح بخاری" ہے۔ صحت کے لحاظ سے اس کتاب کو بے نظیر قبولیت عامہ حاصل ہوئی یہاں تک کہ علمائے امت کی طرف سے اس کتاب کو "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کی حیثیت سے تسلیم کیا گیا۔

حضرت امام مسلمؒ

آپ کا نام مسلم بن حجاجؒ ہے۔ سنہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۲۶۱ھ میں وفات پائی۔ نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ حدیث کے مانے ہوئے امام تقویٰ اور ورع میں بلند مقام اور حافظ احادیث رسولؐ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "صحیح مسلم" ہے۔ مضامین کے اعتبار سے اس کتاب کی احادیث کی ترتیب بہت عمدہ ہے لیکن امام صاحب نے اپنی طرف سے ابواب کا کوئی عنوان قائم نہیں کیا بلکہ ترتیب کو مدِّ نظر رکھ کر احادیث روایت کرتے چلے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کے بعد بلحاظ صحت "صحیح مسلم" کا درجہ تسلیم کیا گیا ہے۔

حضرت امام ترمذیؒ

آپ کا نام محمد بن عیسیٰؒ ہے۔ سنہ ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۲۷۹ھ میں وفات ہوئی۔ ترکستان کے شہر ترمذ کے رہنے والے تھے۔ علم حدیث کے مشہور امام اور تقویٰ شعاری کے بلند مقام کے مالک تھے۔ آپ کی کتاب کا نام "جامع ترمذی" ہے۔ صحاح میں اس کا درجہ تیسرا ہے۔ امام ترمذی اپنی کتاب میں روایت حدیث کے ساتھ ساتھ علماء میں اس کی مقبولیت اور صحت کے لحاظ سے اس کی قدر و قیمت کو بھی بیان کرتے گئے ہیں۔ کتاب کی یہ خصوصیت اسے دوسری کتابوں سے ممتاز کرتی ہے۔

حضرت امام ابوداؤدؒ

آپ کا نام سلیمان بن اشعث ہے سنہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے سنہ ۲۷۵ھ میں وفات ہوئی۔ سجستان کے رہنے والے علم حدیث کے مسلمہ امام اور ورع و تقویٰ میں مشہور و معروف تھے۔ بعد میں بصرہ ہجرت کر آئے اور وہیں وفات پائی۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "سنن ابی داؤد" ہے اور صحاح میں اس کا چوتھا درجہ ہے۔

حضرت امام ابن ماجہؒ

آپ کا نام محمد بن ماجہ ہے۔ ماجہ آپ کے والد ماجد کا نام یا ان کا لقب ہے۔ سنہ ۲۰۹ھ میں عراق کے مشہور شہر قزوین میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۲۷۵ھ میں وفات پائی۔ مانے ہوئے امام حدیث اور اپنے زمانے کے مشہور و مقبول بزرگ تھے۔ آپ کی تصنیف کردہ کتاب کا نام "سنن ابن ماجہ" ہے اور صحاح میں اس کا پانچواں درجہ ہے۔

حضرت امام نسائیؒ

آپ کا نام احمد بن شعیب ہے سنہ ۲۱۵ھ میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۳۰۳ھ میں وفات ہوئی خراسان کے مشہور شہر نساء کے رہنے والے تھے۔ تقویٰ اور زہد میں بلند مقام پایا۔ امامت حدیث کا مرتبہ نصیب ہوا۔ آپ کی کتاب کا نام "سنن نسائی" ہے۔ صحاح ستّہ میں اس کا چھٹا مقام ہے۔

حضرت امام مالکؒ

مالک بن انس نام ہے۔ سنہ ۹۳ھ میں پیدا ہوئے۔ سنہ ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔ مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے علم حدیث میں ان کا مرتبہ امام المحدثین کا ہے تمام عالی مقام محدثین کے شیخ اعلےٰ تھے۔ سب علماء آپ کی جلالت شان کے معترف اور آپ کی عظمت علمی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ عالم مدینۃ الرسولؐ کا معزز لقب پایا۔ زہد و توکل میں اپنی مثال آپ تھے۔ آپ کی مرتب کردہ تصنیف کا نام "موطا امام مالکؒ" ہے جسے کتب حدیث میں اوّلیت کا شرف حاصل ہوا۔ یہاں تک کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس کتاب کی حدیثوں کو اپنی صحیحین میں جگہ دی۔

ایک ضروری تشریح

ا۔ محدثین کی اصطلاح میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو حدیث قولی آپ کے عمل کو حدیث فعلی اور آپ کے صحابی کے کسی ایسے فعل یا قول کو جسے آپ کی تائید حاصل ہو حدیث تقریری کہتے ہیں۔

ب۔ صحابی سے مراد خوش قسمت مسلمان ہے جسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپؐ پر ایمان لایا اور ملاقات کا شرف حاصل کیا۔

تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالت اسلام میں کسی صحابی کو دیکھا اس سے ملا اور شرفِ تلمذ حاصل کیا۔

تبع تابعی سے مراد وہ مسلمان ہے جس نے حالتِ اسلام میں کسی تابعی کو دیکھا اس سے ملا اور شرف تلمذ سے سرفراز ہوا۔

درایت

سند کی صحت کے ساتھ ساتھ حدیث کی قبولیت کے لئے اس کا درایت کے مطابق ہونا بھی ضروری ہے۔ درایت سے مراد مندرجہ ذیل عقلی اصول ہیں:۔

۱۔ حدیث قرآن کریم کے کسی واضح ارشاد اور اس کی کسی نصِ صریح کے خلاف نہ ہو۔

۲۔ حدیث سنتِ نبوی اور صحابہؓ کے اجتماعی تعامل کے خلاف نہ ہو۔

۳۔ حدیث مشاہدہ اور ثابت شدہ واقعہ کے خلاف نہ ہو۔

۴۔ حدیث صریح عقل کے خلاف نہ ہو:

جماعتِ احمدیہ کے نزدیک مقامِ حدیث

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مسلمانوں کے ہاتھ میں اسلامی ہدایتوں پر قائم ہونے کے لئے تین چیزیں ہیں (۱) قرآن شریف جو کتاب اللہ ہے۔ جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔

(۲) دوسری سنّت اور ... سنّت سے مراد ہماری ... آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فعلی روش ہے جو اپنے اندر تواتر رکھتی ہے اور ابتداء سے قرآن شریف کے ساتھ ہی ظاہر ہوئی اور ہمیشہ ساتھ ہی رہے گی یا بہ تبدیل الفاظ یوں کہہ سکتے ہیں کہ قرآن شریف خدا کا قول ہے اور سنّت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فعل۔ اور قدیم سے عادت اللہ یہی ہے کہ جب انبیاء علیہم السلام خدا کا قول لوگوں کی ہدایت کے لئے لاتے ہیں تو اپنے فعل سے یعنی عملی طور پر اس قول کی تفسیر کر دیتے ہیں تا اس قول کا سمجھنا لوگوں پر مشتبہ نہ رہے اور اس قول پر آپ بھی عمل کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی عمل کراتے ہیں ... مثلاً جب نماز کے لئے حکم ہوا تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالے کے اس قول کو اپنے فعل سے کھول کر دکھلا دیا اور عملی رنگ میں ظاہر کر دیا کہ فجر کی نماز کی یہ رکعات ہیں اور مغرب کی یہ اور باقی نمازوں کے لئے یہ یہ رکعات ہیں۔ ایسا ہی حج کر کے دکھلا دیا اور پھر اپنے ہاتھ سے ہزارہا صحابہؓ کو اس فعل کا پابند کر کے سلسلۂ تعامل بڑے زور سے قائم کر دیا۔ پس عملی نمونہ جو اب تک امت میں تعامل کے رنگ میں مشہود و محسوس ہے اسی کا نام سنّت ہے۔

(۳) تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے اور حدیث سے مراد ہماری وہ آثار ہیں جو قصوں کے رنگ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قریباً ڈیڑھ سو برس بعد مختلف راویوں کے ذریعہ سے جمع کئے گئے ... جب ... دورِ صحابہ رضوان اللہ تعالےٰ علیہم کا گزر گیا تو بعض تبع تابعین کی طبیعت کو خدا نے اس طرف پھیر دیا کہ حدیثوں کو بھی جمع کر لینا چاہیئے تب حدیثیں جمع ہوئیں۔ اس میں شک نہیں ہو سکتا کہ اکثر حدیثوں کے جمع کرنے والے بڑے متقی اور پرہیزگار تھے انہوں نے جہاں تک ان کی طاقت میں تھا حدیثوں کی تنقید کی اور ایسی حدیثوں سے بچنا چاہا جو ان کی رائے میں موضوعات میں سے تھیں۔ اور ہر ایک مشتبہ الحال راوی کی حدیث نہیں لی۔ بہت محنت کی مگر تاہم ساری کارروائی بعد از وقت تھی اس لئے وہ سب ظن کے مرتبہ پر ہے بایں ہمہ سخت ناانصافی ہوگی کہ یہ کہا جائے کہ وہ سب حدیثیں لغو اور نکمی اور بے فائدہ اور جھوٹی ہیں بلکہ ان حدیثوں کے لکھنے میں اس قدر احتیاط سے کام لیا گیا اور اس قدر تحقیق اور تنقید کی گئی جس کی نظیر دوسرے مذاہب میں نہیں پائی جاتی تاہم یہ غلطی ہے کہ ایسا خیال کیا جائے جب تک حدیثیں جمع نہیں ہوئی تھیں اس وقت تک لوگ نمازوں کی رکعات سے بے خبر تھے یا حج کرنے کے طریق سے ناآشنا تھے کیونکہ سلسلۂ تعامل نے جو سنّت کے ذریعہ سے ان میں پیدا ہو گیا تھا تمام حدود و فرائضِ اسلام ان کو سکھا دیئے تھے اس لئے یہ بات بالکل صحیح ہے کہ ان حدیثوں کا دنیا میں اگر وجود بھی نہ ہوتا جو مدتِ دراز کے بعد جمع کی گئیں تو اسلام کی اصل تعلیم کا کچھ بھی حرج نہ تھا کیونکہ قرآن اور سلسلۂ تعامل نے ان ضرورتوں کو پورا کر دیا تھا تاہم حدیثوں نے اس نور کو زیادہ کیا گویا اسلام نورٌ علیٰ نور ہو گیا اور یہ حدیثیں قرآن اور سنّت کے لئے گواہ کی طرح کھڑی ہو گئیں"

(ریویو بر مباحثہ چکڑالوی صفحہ ۲، ۴)

درخواستِ دعا:۔ خاکسار کو مورخہ ۲۔ظہور کو دوپہر کے وقت پاؤں کے پھسلنے کی وجہ سے دائیں کندھے پر سخت چوٹ آئی۔ ایکسرے کرایا گیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہڈی محفوظ ہے مگر درد شدت کی رہی گو اب اس میں کمی ہے احباب میری صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میں ایک دورے پر جا رہا ہوں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سفر میں حافظ و ناصر ہو اور جس مقصد کے لئے جا رہا ہوں اس میں کامیابی حاصل ہو۔ (خاکسار (خلیفہ) عبدالمنان کنسلٹنگ سول انجنیئر۔ لاہور)

محترم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم

(مکرم خلیفہ عبدالمنان صاحب کنسلٹنگ انجنیئر لاہور)

جناب چوہدری رحمت خان صاحب کی وفات کی حسرت ناک خبر پڑھی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت ہی مخلص سادہ مزاج اور سلسلہ کا درد رکھنے والے بزرگ تھے۔ چند سال ہی ہوئے میرا ان سے تعارف ہوا۔ ویسے غائبانہ تعارف پہلے سے تھا جب بھی ان سے ملنے کا اتفاق ہوا نہایت ہی خلوص اور دلی محبت سے ملتے اور ان کی سادہ گفتگو اور دھیمی آواز میں اک عجب لطف پایا۔

میرے چچا زاد بھائی عزیزم طاہر احمد خلیفہ ایم۔ اے میں پڑھتے تھے اور احمدیہ ہوسٹل میں مقیم تھے جب بھی عزیز کو ملنے گیا چوہدری صاحب سے ضرور ملاقات ہوتی۔

گزشتہ سال ان کے صاحبزادہ کا انگلستان میں اچانک انتقال ہو گیا تھا مگر غیر معمولی مومنانہ صبر و تحمل سے انہوں نے اس صدمہ کو برداشت کیا۔ مجھے یاد ہے کہ محترم چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب ان دنوں لاہور میں تھے اور خطبہ جمعہ میں آپ نے اس عزیز کی وفات کا ذکر کیا۔ چوہدری صاحب کی آنکھوں کو میں نے گزشتہ تیس سال میں صرف دوبار پُرنم دیکھا ہے ان میں سے ایک دن یہی تھا۔ محترم چوہدری صاحب نے محترم چوہدری رحمت خان صاحب مرحوم و مغفور کے صبر و تحمل کا بھی ذکر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت کے اعلےٰ درجات میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے آمین۔

ابھی چند روز ہوئے ۲ جولائی ۱۹۶۸ء کی شام کو جناب چوہدری صاحب مرحوم سے ملاقات ہوئی۔ مغرب کی نماز احمدیہ ہوسٹل میں ادا کی۔ اسی دن صبح میری خوشدامن بیگم خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم کا انتقال ہوا تھا۔ شام کی نماز کے بعد محترم چوہدری صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات ۱۰ بجے تک ہمارے ساتھ رہے اور پھر تدفین کے بعد واپس آئے۔ تمام عرصہ نہایت ہی شفقت اور محبت سے ہمارے ساتھ رہے۔

اے میرے مولا تو ہمارے اس بزرگ بھائی کو جو آج ہم سے جدا ہو کر تیرے پاس آپہنچا ہے اسی شفقت اور محبت سے نوازیو جس طرح یہ تیرے بندوں کو نوازا کرتا تھا۔ آمین۔

اجتماع انصار اللہ ضلع لاہور

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ ۲۵ ظہور (اگست) بروز اتوار لاہور میں انصار اللہ کا اجتماع منعقد ہو رہا ہے جس میں مرکز کی طرف سے پانچ دوست تشریف لائیں گے۔ پروگرام کا ایک حصہ مجالس کی کارکردگی کا جائزہ لینے کے لئے وقف ہوگا۔ انشاء اللہ

اس اجتماع میں لاہور شہر کے جملہ انصار سوائے معذورین کے حاضری لازمی ہوگی۔ باقی ضلع لاہور کے زعماء کرام اس اجتماع میں تشریف لائیں گے۔ اگر کوئی زعیم صاحب کسی اشد مجبوری کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکیں تو وہ اپنا نمائندہ بھجوا سکتے ہیں مگر نمائندہ ایسا ہونا چاہیئے جسے اپنی مجلس کے کام کے کو الف کا پوری طرح علم ہو۔

اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ناظم انصار اللہ ضلع لاہور کا انتخاب بھی کروائیں گے جس میں ضلع لاہور کی مجالس انصار اللہ کے زعماء شریک ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

میٹرک کے امتحان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کا نتیجہ

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ کے ۱۶۹ طلباء کے نتیجہ کا اعلان ہوا ہے جن میں سے ۱۴۲ کامیاب ہو گئے ہیں۔ الحمدللہ۔ ان میں ۱۰ کمپارٹمنٹ والے شامل نہیں۔ اس طرح اوسط ۸۴ فی صد ہے۔ فرسٹ ڈویژن ۳۶ سیکنڈ ۷۶ اور تھرڈ ۲۶ دو چار کے نمبر ابھی نہیں آئے۔

(خاکسار محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

سائنس گروپ

نمبر شمار	رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۱	۸۸۳۲۱	احمد دین تبسم	کریم بخش	۳۸۴	تھرڈ
۲	۸۸۳۲۲	سلیم احمد مبشر	احمد علی اسلم	۴۸۲	سیکنڈ
۳	۸۸۳۲۳	رفیق احمد باجوہ	بشیر احمد باجوہ	۴۱۵	〃
۴	۸۸۳۲۴	مظفر احمد ضیاء	عطاء اللہ خان	۶۱۲	فرسٹ
۵	۸۸۳۲۵	منیر احمد خان	رشید احمد خان	۵۳۲	سیکنڈ
۶	۸۸۳۲۶	محمد افضل	مہدی خان	۴۹۴	〃
۷	۸۸۳۲۷	طاہر احمد منیر	شیخ نور احمد منیر	۵۸۰	فرسٹ
۸	۸۸۳۲۸	محمد داؤد منیر	محمد اسماعیل منیر	۵۲۳	سیکنڈ
۹	۸۸۳۲۹	محمد اسحٰق	محمد شفیع	۵۳۹	〃
۱۰	۸۸۳۳۰	محمد ادریس فاروق	محمد ابراہیم ناصر	۶۱۲	فرسٹ
۱۱	۸۸۳۳۱	عبدالکریم خالد	عبدالقادر	۵۴۸	〃
۱۲	۸۸۳۳۲	محمد نصر اللہ	راجہ زین العابدین	۵۷۲	〃
۱۳	۸۸۳۳۳	ملک منصور احمد ظفر	ملک عبدالرحمٰن	۴۸۷	سیکنڈ
۱۴	۸۸۳۳۴	محمد امین صادق	اللہ بخش	۴۵۷	〃
۱۵	۸۸۳۳۵	سید عبدالباسط	سید محمد محسن گردیزی	۳۷۳	تھرڈ
۱۶	۸۸۳۳۶	لئیق احمد عابد	بدر الدین	۵۹۱	فرسٹ
۱۷	۸۸۳۳۷	وحید الدین	حافظ بشیر الدین	۴۴۷	سیکنڈ
۱۸	۸۸۳۳۸	سید محمد احسن	سید محمد محسن	۴۸۵	〃
۱۹	۸۸۳۳۹	نصیر احمد طاہر	ڈاکٹر شریف احمد۔ کمپارٹمنٹ سوشل سٹڈیز یا فزکس یا فزیالوجی ہائی جین		
۲۰	۸۸۳۴۰	حبیب اللہ	عنایت اللہ	۵۴۴	فرسٹ
۲۱	۸۸۳۴۱	منیر الحق انور	نور الحق انور	۵۹۹	〃
۲۲	۸۸۳۴۲	لئیق احمد خورشید	شیخ خورشید احمد	۵۲۵	سیکنڈ
۲۳	۸۸۳۴۳	محمد اسلم	محمد دین نسیم	۴۲۶	〃
۲۴	۸۸۳۴۴	رشید احمد ایاز	مختار احمد ایاز	۳۶۲	تھرڈ
۲۵	۸۸۳۴۵	عبدالعزیز پرویز	محمد شریف	۵۴۵	فرسٹ
۲۶	۸۸۳۴۶	محمد نصیب بشارت	محمد حیات	۵۱۷	سیکنڈ
۲۷	۸۸۳۴۷	محمد جلیل الرحمٰن	ڈاکٹر حبیب الرحمٰن	۵۰۱	〃
۲۸	۸۸۳۴۸	مسعود احمد بدر	بدر الدین	۳۵۵	تھرڈ
۲۹	۸۸۳۴۹	منیر احمد طاہر	بشیر احمد	نمبروں کا اعلان بعد میں ہوگا۔	
۳۰	۸۸۳۵۰	لیاقت محمود خان	نیاز قطب	۳۴۲	تھرڈ
۳۱	۸۸۳۵۱	محمد ظفر اللہ	ڈاکٹر محمد عبداللہ	نتیجہ بعد میں	
۳۲	۸۸۳۵۲	محمد ممتاز	احمد یار	۴۵۴	سیکنڈ
۳۳	۸۸۳۵۳	محمد نعیم خالد	محمد دین	کمپارٹمنٹ۔ اختیاری ریاضی۔	
۳۴	۸۸۳۵۴	شبیر احمد بھٹی	کبیر احمد بھٹی	۵۹۹	فرسٹ
۳۵	۸۸۳۵۵	احمد محمود احمد	سلطان احمد	۳۶۴	تھرڈ
۳۶	۸۸۳۵۶	عبدالقدیر	محمد ابراہیم	۵۷۰	فرسٹ
۳۷	۸۸۳۵۷	بشارت احمد ناصر	سراج دین	۵۹۷	〃
۳۸	۸۸۳۵۸	وحید احمد خان	رشید احمد خان	۵۵۱	〃
۳۹	۸۸۳۵۹	انور احمد	چراغ دین	۵۷۶	〃
۴۰	۸۸۳۶۰	نصر اللہ خان طاہر	عبدالرحمٰن مبشر	۴۷۴	سیکنڈ
۴۱	۸۸۳۶۱	محمد ارشد طارق	نور احمد	۵۶۴	فرسٹ
۴۲	۸۸۳۶۲	رانا عبدالماجد خان	عبدالقادر	۵۵۵	〃
۴۳	۸۸۳۶۳	سید سجاد قمر	لطیف شاہ	۵۳۲	سیکنڈ
۴۴	۸۸۳۶۴	ظہور احمد	محمد اسحٰق	۶۱۹	فرسٹ
۴۵	۸۸۳۶۵	عبدالودود صدیقی	عبدالوہاب صدیقی	۵۰۶	سیکنڈ
۴۶	۸۸۳۶۶	سردار عبدالمحسن محمود	سردار محبوب احمد	۴۷۰	〃
۴۷	۸۸۳۶۷	عبدالسلام عارف	محمد عبداللہ	۴۲۷	〃
۴۹	۸۸۳۶۹	سید مبارک احمد	سید امتیاز حسین	۳۴۷	تھرڈ
۵۰	۸۸۳۷۰	سید جاوید اقبال	سید حسین شاہ	کمپارٹمنٹ فزکس یا کیمسٹری۔ ڈرائنگ	
۵۱	۸۸۳۷۱	ضیاء اللہ	محمد مالک	۳۷۷	تھرڈ
۵۲	۸۸۳۷۲	محمد نواز	پیر محمد خان	۴۲۳	سیکنڈ
۵۳	۸۸۳۷۳	محمد ابراہیم خان	صادق محمد	۵۷۷	فرسٹ
۵۴	۸۸۳۷۴	لطیف احمد	میجر حمید احمد	۳۴۹	تھرڈ
۵۵	۸۸۳۷۵	عبدالمومن	عبدالماجد	۴۵۱	سیکنڈ
۵۶	۸۸۳۷۶	ذکی الرحمٰن	حفیظ الرحمٰن	۳۶۲	تھرڈ
۵۷	۸۸۳۷۷	رفیق احمد منیر	منیر احمد	۳۴۹	〃
۵۸	۸۸۳۷۸	نصیر احمد مقبول	قریشی مقبول احمد	۴۶۴	سیکنڈ
۵۹	۸۸۳۷۹	عبدالسمیع ملک	عبدالوحید	۴۰۵	〃
۶۰	۸۸۳۸۰	محمد اکرام	محمد ابراہیم	۴۵۴	〃
۶۱	۸۸۳۸۱	فتح محمد	دوست محمد	۴۳۲	〃
۶۲	۸۸۳۸۳	سلطان احمد محمود	نذیر احمد	۵۰۸	〃
۶۳	۸۸۳۸۵	مرزا محمد الیاس	مرزا محمد عثمان	نمبروں کا اعلان بعد میں ہوگا	
۶۵	۸۸۳۸۷	عبدالحفیظ دہلوی	عبدالرشید	۴۴۲	سیکنڈ
۶۶	۸۸۳۸۸	سعید احمد	محمد ابراہیم	۴۱۰	〃
۶۷	۸۸۳۸۹	محی الدین مبشر	محمد ظہیر الدین	۵۰۳	〃
۶۹	۸۸۳۹۱	طاہر احمد صدیقی	محمد صدیق	۴۸۲	〃
۷۰	۸۸۳۹۲	وسیم احمد	غلام حسین	۴۱۴	〃
۷۱	۸۸۳۹۳	نصیر احمد ملک	منور احمد ملک	۵۳۶	〃
۷۲	۸۸۳۹۴	شکیل احمد	معراج الدین	۴۶۱	〃
۷۳	۸۸۳۹۵	ملک کلیم احمد نعیم	فضل حسین	۶۲۴	فرسٹ
۷۴	۸۸۳۹۶	نور محمد ظفر	محمد حسین	۶۱۷	〃
۷۵	۸۸۳۹۷	امتیاز احمد	برکات احمد راجیکی	۶۵۱	[illegible]
۷۶	۸۸۳۹۸	فرید عارف خان	حسن محمد خان	۳۵۹	تھرڈ
۷۷	۸۸۳۹۹	ذہیر احمد سیالکوٹی	بشیر احمد سیالکوٹی	۳۲۵	〃
۷۸	۸۸۴۰۰	سید خالد احمد	سید داؤد ظفر	۴۴۹	سیکنڈ
۷۹	۸۸۴۰۱	طارق ندیم	پیر نصیر احمد	۵۴۰	فرسٹ
۸۰	۸۸۴۰۲	نوید احمد	عبدالسلام اختر	۵۷۲	〃
۸۱	۸۸۴۰۳	ناصر احمد	عمر دین	۲۵۷	تھرڈ
۸۲	۸۸۴۰۴	نعمت اللہ	محمد عبداللہ	۵۴۳	فرسٹ
۸۳	۸۸۴۰۵	محمد صادق	محمد یعقوب	۶۲۱	〃
۸۴	۸۸۴۰۶	ظفر احمد	اللہ دین	۵۳۷	سیکنڈ
۸۵	۸۸۴۰۷	مرزا ظہیر احمد جاوید	مرزا فضل الٰہی	۵۰۵	〃
۸۶	۸۸۴۰۸	رفیق احمد گوہر	محمد حسین	۴۳۲	〃
۸۷	۸۸۴۰۹	سعید اللہ خان	عبدالقیوم	۵۴۶	فرسٹ
۸۸	۸۸۴۱۰	منظور احمد	محمد عبداللہ	۵۳۸	سیکنڈ
۸۹	۸۸۴۱۱	نسیم ساجد باری	عبدالحق	۵۰۷	〃
۹۰	۸۸۴۱۲	آفتاب احمد	فضل احمد	۴۱۴	〃
۹۰	۸۸۴۱۳	احمد یار	محمود سلطان	۶۴۲	فرسٹ
۹۲	۸۸۴۱۴	طاہر احمد ملک	ملک عبداللہ	۴۷۴	سیکنڈ

(باقی صفحہ ۸ پر)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۸۳

میں ملک بشیر احمد ولد ملک عبد السبحان صاحب قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۴۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۰ء-۲-۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۲۸۰ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو کچھ ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اوّل -/۵۰ روپے

العبد :- بشیر احمد ڈویژنل اکاؤنٹنٹ ایریگیشن ڈویژن شیخوپورہ

گواہ شد :- عبد الرزاق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شیخوپورہ

گواہ شد :- حکیم مرغوب اللہ صاحب صدر مجلس موصیان۔ ضلع شیخوپورہ

مسل نمبر ۱۹۲۸۲

میں محمد یعقوب ولد لال دین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت تبوک ۱۳۳۴ہش ستمبر ۱۹۵۵ء ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت -/۱۷۵ روپیہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو کچھ ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول -/۱ الا

العبد :- محمد یعقوب ولد لال دین صاحب بکنگ کلرک ریلوے اسٹیشن شیخوپورہ

گواہ شد :- عبد الرزاق سیکرٹری مال شیخوپورہ۔

گواہ شد :- حکیم مرغوب اللہ صاحب تعلیم خرد صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ شیخوپورہ

شکریہ احباب

میرے شوہر محترم محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم ایم اے۔ بی ٹی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اچانک وفات پر احباب کرام نے جس ہمدردی۔ خلوص محبت اور اپنائیت کا اظہار کیا اس کی یاد ہمارے دل سے کبھی محو نہ ہو سکے گی

اہل محلہ نے اسے اپنا صدمہ سمجھا اور ان کی تجہیز و تکفین اور تدفین کے انتظامات کی تکمیل میں تندہی سے حصہ لیا۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بہت سے افراد نے اور احباب جماعت نے ملاقاتوں، خطوط اور تاروں سے جن کا سلسلہ ہنوز جاری ہے ہمارے زخمی دلوں پر پھاہا رکھا اور ہمارے حزین قلوب اور اذہان کو سکون و اطمینان بہم پہنچانے کی سعی کی۔

میں اپنی طرف سے اپنے بچوں نیز اپنے خاندان کے دیگر افراد کی طرف سے ان تمام بزرگوں۔ بھائیوں اور بہنوں کے محبت و اخلاص اور ہمدردی کے اظہار پر تہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ جنہوں نے ہمارے اس غم کو اپنا غم اور ہماری تکلیف سمجھا میں دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا کرے اور اپنی رحمتوں فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔

قارئین دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقامات سے نوازے اور ہمارا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین

نذیر فاطمہ

اہلیہ پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر مرحوم

امانت تحریک جدید

کے متعلق

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ چیز چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتی اور پھر اس میں سہولت بھی ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت اور پھر اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا ثواب سے کم نہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ نہ چندہ ہمیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری ہے گی غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالنے والے ہیں"۔

امید ہے کہ احباب کرام حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی روشنی میں امانت فنڈ تحریک جدید کی اہمیت کے پیش نظر اپنی رقوم جلد از جلد امانت فنڈ تحریک جدید میں جمع فرمائیں گے (افسر امانت تحریک جدید)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ کی مکمل ادائیگی

مندرجہ ذیل احباب نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے فضل عمر فاؤنڈیشن کے لئے اپنی موعودہ رقوم کی کامل ادائیگی فرما دی ہے اللہ تعالیٰ ان احباب کو دینی و دنیوی نعمتوں اور برکات سے نوازے آمین۔

۱- مکرم محمد اسحاق صاحب قریشی ڈھاکہ ...... ۲۰۰۰ ابتدائی وعدہ ۱۰۰٪ تھا

۲- محترمہ بیگم صاحب " " ۲۰۰۰

۳- گیانی عباد اللہ صاحب منیجر الفضل ربوہ ۵۰۰

۴- مکرم میاں عبد الحق صاحب رامہ ناظر بیت المال آمد ربوہ ...... ۱۱۸۷ وعدہ ۱۰۰٪ تھا

۵- پروفیسر حمید اللہ صاحب ربوہ ۵۰۰

۶- مولوی غلام احمد صاحب بدوملہی ۲۰۰

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

خادمین کرام کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۸-۱۹-۲۰ اخاء (مطابق ۱۸-۱۹-۲۰ اکتوبر ۱۹۶۰ء) ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔

قائدین سے التماس ہے کہ

۱- تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔

۲- خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں

۳- خدام کو اجتماع پر ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے ابھی سے تیاری کروانا شروع کر دیں۔

مختلف امور سے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائیں گی۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ کا بچیسواں مرکزی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے ساتھ ہی مورخہ ۱۸، ۱۹، ۲۰ اخاء مطابق ۱۸، ۱۹، ۲۰ اکتوبر ۱۹۶۸ء مرکز ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ

یہ اجتماع احمدی بچوں کی تربیت کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ لہٰذا اس میں زیادہ سے زیادہ اطفال کو شامل ہونا چاہیے۔ ناظمین و مربیان اطفال ابھی سے اپنی اپنی مجلس کو اجتماع میں شرکت کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

علمی اور ورزشی مقابلے۔

اجتماع کے دوران مندرجہ ذیل علمی اور ورزشی مقابلے بھی ہوں گے۔ جن کے لئے تیاری ضروری ہے۔

الف) علمی مقابلے:۔ مقابلہ تلاوت۔ حفظِ قرآن۔ نظم خوانی۔ تقریر۔ مضمون نویسی، اذان، بیت بازی۔ معلومات عامہ۔ پیغام رسانی مشاہدہ و معائنہ۔

(I) تقریر کے لئے حسب ذیل عناوین مقرر کئے گئے ہیں۔
(i) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بے مثل کردار
(ii) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک روشن دلیل
(iii) احمدی بچوں کے فرائض

(II) تحریری مقابلہ کے عناوین حسب ذیل ہوں گے۔
(i) مجھے قرآن کریم کیوں پیارا ہے
(ii) خدا کے پاک بندوں کو خدا سے نصرت آتی ہے
(iii) میں احمدی کیوں ہوں

ب) ورزشی مقابلے:۔ سو گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ۔ اونچی چھلانگ۔ ثابت قدمی کا مظاہرہ، نشانہ غلیل و ہوائی بندوق۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ رسہ کشی۔ فٹ بال۔ کبڈی اور جھنڈا اچک۔

علمی و صنعتی نمائش:۔ اجتماع کے موقع پر گزشتہ سالوں کی طرح ایک علمی اور صنعتی نمائش کا بھی انتظام کیا جائے گا۔ جس میں بہترین چارٹ یا دستی کام کے نمونے اطفال اور مجالس کو انعامات دئے جائیں گے۔ نمائش کی تیاری بھی ابھی سے شروع کر دینی چاہیئے۔

(مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعلیم الاسلام انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں میں داخلہ

میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے بعد ٹی۔ آئی۔ کالج گھٹیالیاں میں فرسٹ ایئر کا داخلہ شروع ہو جائے گا۔ کالج خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی سے چل رہا ہے۔ کالج کے اساتذہ پورا وقت صرف کر کے مضامین نہایت محنت اور توجہ سے پڑھاتے ہیں اور آرٹس کے تمام مضامین پڑھانے کا انتظام ہے۔ ہوسٹل میں رہائش کی سہولت میسر ہے۔ نتیجہ نکلنے کے بعد داخلہ لینے والے طلبہ کی خاطر کالج کا دفتر ہر وقت کھلا رہے گا۔ داخلہ سے متعلق تمام معلومات دفتر سے زبانی طور پر یا بذریعہ خط و کتابت حاصل کی جا سکتی ہیں۔ پراسپکٹس بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ احمدی والدین اپنے بچوں کو اس کالج میں داخل کرا کر ان کی بہترین تعلیم کے ساتھ ساتھ اعلیٰ درجہ کی تربیت و اصلاح کا موقعہ عطا فرما دیں۔ کالج میں تعلیمی اخراجات نسبتاً کم ہیں۔ داخلہ لینے والے طلبہ اپنے ساتھ پروویژنل سرٹیفکیٹ لا دیں۔ فارم داخلہ کالج کے دفتر سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پرنسپل ٹی آئی انٹرمیڈیٹ کالج گھٹیالیاں
براستہ بدوملہی۔ ضلع سیالکوٹ

معاصرین سے

134

ایک جہاد اور اس کا انجام۔ ایک اسلامی معاصر کے کالم سے
بہ سلسلہ بغاوت ۱۸۵۷ء نہیں غدر ۱۸۵۷ء نہیں بلکہ بہ سلسلہ جہاد ۱۸۵۷ء:۔

(جامع مسجد دہلی میں) اس دور پر آشوب میں ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد علامہ فضل حق نے کھڑے ہو کر ایک تقریر کی اور دین کی رسوائی اور ملت کی ذلت پر اظہار خیال کرنے کے بعد ایک استفتاء پیش کیا۔ مجلس میں دہلی کے ممتاز علماء موجود تھے مفتی ۔ ۔ ۔ ۔ صاحب مولوی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ صاحب اور متعدد نام) جیسے اکابر نے اس فتوے پر دستخط کئے اور جہاد کا اعلان عام ہو گیا۔

اس جہاد عام کا جو انجام عام ہوا وہ بھی ہر دوست دشمن سب پر ظاہر ہے۔

پتلون کی ناک میں لنگوٹی بھی گئی!

مسلمانوں کا جو کچھ بھرم باقی تھا وہ بھی سب خاک میں مل کر رہا۔ بہادر شاہ ظفر کی فوج ظفر موج چند مہینے کیا۔ چند ہفتے بھی جم کر مقابلہ نہ کر سکی شکست فاش و شرمناک نے مسلمانوں کی رہی سہی عزت و حشمت کا بھی خاتمہ کر دیا۔ اور حکومت بہادر کے نام تھی وہ اب نام کی باقی نہ رہی!

اور یہ سارا انجام کیا آپ ہی آپ اور خلاف توقع اور خلاف اسباب حاصل ہو گیا ہے۔ "جہاد" کیا محض "جہاد" کا نام لینے سے وجود میں آ جاتا ہے؟ یا اس کے کچھ شرائط بھی ہیں۔ پھر ان شرطوں کا دسواں بیسواں حصہ بھی اس جہاد میں پورا ہوا تھا۔ "مجاہدین" کی صف میں دو چار فی صدی ایک مجاہد کے اوصاف رکھنے والے تھے۔

شیر کی کھال اگر کوئی اوڑھ لے اور اپنے کو شیر کہلا کر جنگل کے جانوروں سے اپنی بالادستی تسلیم کرانا چاہے تو کیا اس کے انجام سے کچھ ایسے جہاد اور مجاہدوں کا انجام کچھ مختلف ہوگا۔

دیوی جی کی گت

شاہ جہان پور کے تھانہ جلالہ کی خبر ہے کہ ہائی سکول کے امتحان کے ایک امیدوار نے اپنے پاس ہونے کے لئے ایک مقامی مندر میں بڑی پوجا پاٹھ کی تھی۔ اس کے بعد جب نتیجہ آیا۔ اور اس کو اپنے فیل ہونے کی خبر ملی تو وہ غصہ میں آ کر پھر اسی مندر میں گیا۔ اور

"دیوی جی کی مورتی پر گھونسے برسانا شروع کر دیئے۔ اور ساتھ میں یہ کہتا جاتا تھا کہ کیا یوں ہی کسی بھگت کی دکھشا کی جاتی ہے؟ اس کو ایسے ہی فائدہ پہنچایا جاتا ہے"!

مورتی پوجا کی تاریخ میں یہ واقعہ کچھ ایسا نادر نہیں۔ دنیا کے مختلف حصوں میں جہاں بھی مورتی پوجا جاری رہی پجاریوں نے اپنی ناکامی اور خفت کے وقت بارہا اپنے دیوی دیوتاؤں کی گت اسی طرح بنائی ہے اور مورتی پوجا کرنے والوں کی ذہنیت اس سے پوری طرح آشکارا ہو جاتی ہے۔

(صدق جدید لکھنؤ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

داخلہ گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول

وہ طلباء جو امسال سہ سالہ ڈپلومہ کورس (سول، اور میں) کرنے کے لئے گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول میں داخلہ کے خواہشمند ہیں ان سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنے پتہ سے مطلع کریں تا کہ داخلہ کے وقت ان کو ابتدائی مشکلات سے محفوظ رکھا جا سکے ۔۔۔ داخلہ کے لئے ریاضی، سائنس اور ڈرائنگ کے ساتھ کم از کم میٹرک فسٹ ڈویژن ہونا ضروری ہے۔ سکول کی پراسپکٹ بمعہ فارم داخلہ میٹرک کی میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے بعد گورنمنٹ بکڈپو۔ لاہور سے مل سکے گی۔

— نتیجہ میٹرک (بقیہ صفحہ ۵) —

نمبر شمار	رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۹۳	۸۸۴۱۵	محمد سلیم	راجہ محمد حسین	۵۴۰	I
۹۴	۸۸۴۱۶	حامد احمد بھٹی	محمد حسین	۴۴۹	II
۹۵	۸۸۴۱۷	وسیم احمد خان	غلام احمد خان	۵۵۴	I
۹۸	۸۸۴۲۰	محمد فاروق حسرت	فقیر محمد	۵۳۸	II
۱۰۰	۸۸۴۲۲	احمد بخش	پیر خاں	کمپارٹمنٹ - اختیاری ریاضی	
۱۰۱	۸۸۴۲۳	شریف احمد خان نیازی	رب نواز خان نیازی	۳۶۶	III
۱۰۲	۸۸۴۲۴	محمد اختر سعید	عبدالرحمٰن	۵۱۷	II
۱۰۳	۸۸۴۲۵	عبدالشکور	عبدالمنان	کمپارٹمنٹ - اختیاری ریاضی	
۱۰۴	۸۸۴۲۶	اعجاز احمد وڑائچ	محمد اشرف	۳۹۵	III
۱۰۶	۸۸۴۲۸	حمید اللہ خان ظفر	نصراللہ خان	۳۸۲	III
۱۰۷	۸۸۴۲۹	عبدالمقیت خان بھٹی	رائے خان محمد بھٹی	۳۷۴	III
۱۰۸	۸۸۴۳۰	محمد صدیق	سردار محمد	۴۰۶	II
۱۰۹	۸۸۴۳۱	اکرام اللہ تارڑ	حیات محمد	۵۴۷	I
۱۱۰	۸۸۴۳۳	عبدالرزاق فرخ	عبدالحمید	۳۲۷	III
۱۱۱	۸۸۴۳۴	محمد افضل طاہر	فضل قادر	۴۷۲	II
۱۱۲	۸۸۴۳۵	ممتاز احمد ملک	ملک بشیر احمد	۴۲۲	II
۱۱۳	۸۸۴۳۶	عمر دراز خان	ملک شیر خان	۴۸۷	II
۱۱۵	۸۸۴۳۸	عبدالسلام ناصر	عبداللطیف	۴۶۱	II
۱۱۶	۸۸۴۳۹	محمد اسلم شاد	ولی امیر محمد	۵۳۲	II
۱۱۷	۸۸۴۴۰	راجہ لیاقت علی	راجہ نور علی	۴۱۱	II
۱۱۸	۸۸۴۴۱	رحیل نعیمی	حافظ فیض اللہ	۴۴۳	II
۱۱۹	۸۸۴۴۲	عبدالغفور	عبدالعزیز	۴۹۷	II
۱۲۰	۸۸۴۴۴	لطیف احمد	بشیر احمد سیالکوٹی	۴۷۲	II
۱۲۱	۸۸۴۴۵	محمد پرویز	نوح ولی	۴۲۴	II
۱۲۳	۸۸۴۴۷	محمد اشرف	سراج دین	۴۲۹	II
۱۲۴	۸۸۴۴۸	عبدالحمید خاور	برکت علی	۶۱۸	I
۱۲۵	۸۸۴۴۹	محمد انور یوسف	محمد یوسف	۴۲۵	II
۱۲۶	۸۸۴۵۰	اکرام اللہ	محمد یوسف	۳۸۳	III
۱۲۷	۸۸۴۵۱	سید کلیم حیدر	سید سجاد حیدر	۴۷۱	II
۱۲۸	۸۸۴۵۳	خالد احمد	محمد دین	۳۴۳	III
۱۲۹	۸۸۴۵۴	عبدالرحمٰن مبشر	عبدالمنان دہلوی	۴۵۱	II
۱۳۰	۸۸۴۵۵	رشید الدین	ناصر الدین	۳۹۲	III
۱۳۲	۸۸۴۵۸	طاہر احمد خان	ڈاکٹر محمد خان	۴۵۳	II
۱۳۳	۸۸۴۵۹	مظفر احمد قمر	مظفر الدین	۴۶۹	II
۱۳۴	۸۸۴۶۰	خلیل احمد قمر	مرزا محمد لطیف	۴۶۹	II
۱۳۷	۸۸۴۶۴	مشتاق حسین	محمد حسین	۳۲۹	III
۱۳۸	۸۸۴۶۵	صالح محمد ظفر	امیر خان	۴۸۵	II

آرٹس گروپ

نمبر شمار	رول نمبر	نام	ولدیت	نمبر حاصل کردہ	ڈویژن
۲	۱۰۵۰۰۴	مبشر احمد مبشر	چوہدری شریف احمد	۴۳۹	II
۴	۱۰۵۰۰۶	محمد نعیم تسنیم	شیخ محمد اسلم	۵۶۷	I
۵	۱۰۵۰۰۷	عبدالقدوس عباسی	خدا بخش	کمپارٹمنٹ - سوشل سٹیڈیز	
۷	۱۰۵۰۰۹	مرزا منیر اختر بیگ	یوسف بیگ مرزا	۴۳۳	II
۸	۱۰۵۰۱۰	محمد یوسف انجم چیمہ	محمد شفیع چیمہ	۴۴۴	II
۹	۱۰۵۰۱۱	شہباز حسین	ملک دوست محمد	۵۴۹	I
۱۰	۱۰۵۰۱۲	نادر خلیل احمد	کریم بخش	کمپارٹمنٹ - سوشل سٹیڈیز	
۱۱	۱۰۵۰۱۳	بشیر طارق	قاری محمد امین	۵۶۷	I
۱۲	۱۰۵۰۱۵	سید عارف علی شاہ	محمد غوث	۴۳۴	II
۱۳	۱۰۵۰۱۶	خواجہ رفیق احمد	خواجہ محمد امین	کمپارٹمنٹ - انگریزی	
۱۴	۱۰۵۰۱۷	عبدالرحیم	عبدالخالق	۵۷۳	I
۱۶	۱۰۵۰۲۰	عبدالجبار خان	عبدالرزاق	۴۶۰	II
۱۷	۱۰۵۰۲۱	شوکت حیات جاوید	ملک محمد یار	کمپارٹمنٹ سوشل سٹیڈیز	
۱۸	۱۰۵۰۲۲	محمود احمد	غلام محمد	۵۱۷	II
۱۹	۱۰۵۰۲۳	مشہود الحق	ابوالمنیر نورالحق	۵۶۳	I
۲۰	۱۰۵۰۲۴	مبارک احمد تنویر	مہدی خان	۴۷۱	II
۲۱	۱۰۵۰۲۵	محمد صدیق رشید	محمد شفیع	۶۰۵	I
۲۳	۱۰۵۰۲۷	رشید احمد	محبوب احمد	نمبروں کا اعلان بعد میں ہوگا	
۲۴	۱۰۵۰۲۸	شریف احمد	محمد خواجہ	۳۸۷	III
۲۵	۱۰۵۰۲۹	مبارک احمد جاوید	بشیر احمد	نمبروں کا اعلان بعد میں ہوگا	
۲۶	۱۰۵۰۳۰	حفیظ الرحمٰن انور	عبدالرحمٰن انور	۵۱۳	II
۲۷	۱۰۵۰۳۱	عبدالمجید سالک	عبدالمنان	۴۶۰	II
۲۸	۱۰۵۰۳۳	حمید اللہ شاہد	چوہدری محمد عبداللہ	۴۰۵	II
۲۹	۱۰۵۰۳۴	خادم حسین	حیات علی	۴۹۲	II
۳۰	۱۰۵۰۳۵	اعظم محمد لطیف	امیر الدین	۳۹۵	III
۳۱	۱۰۵۰۳۶	محمد اعظم ظفر	چوہدری فتح محمد	۳۴۳	III
۳۲	۱۰۵۰۳۷	عبدالرزاق خان ایاز	عبداللطیف خان	کمپارٹمنٹ - جنرل سائنس یا فارسی	

محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

ضرورت نگران تعمیرات صدر انجمن احمدیہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی تعمیرات کی دیکھ بھال اور نئی عمارتوں کی تعمیر کی نگرانی کے لئے ماہر فن اوورسیر کلاس پاس مستعد اور مخلص دوست کی ضرورت ہے۔ جو اس صیغہ کے افسر کی حیثیت سے کام کرے گا۔ تنخواہ حسب قابلیت دی جائے گی۔ چالیس سال سے کم عمر کے کارکن کو صدر انجمن احمدیہ کے قواعد کے مطابق مفت علاج۔ رخصتوں۔ پنشن۔ پراویڈنٹ فنڈ کے حقوق حاصل ہوں گے۔

مرکز سلسلہ میں رہائش کے خواہشمند دوستوں کے لئے بہت اچھا موقع ہے۔ درخواست دہندگان۔ اپنی درخواستیں امیر یا صدر مقامی انجمن احمدیہ کے ذریعہ معہ نقول سرٹیفکیٹ اور عمر۔ جلد بھجوا دیں۔

ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ

ہفتہ شجر کاری

۲ ظہور تا ۸ ظہور ۱۳۴۷ ہش

سرکاری طور پر اس موسم میں ہفتہ شجرکاری ۲ اگست سے ۸ اگست تک منایا جا رہا ہے۔ اس ہفتہ کو خاطر خواہ طور پر کامیاب بنانا ہر شخص کا فرض ہے ربوہ میں درختوں کی کمی کو دور کرنا اور زیادہ محنت اور توجہ کا مستحق ہے۔ درختوں کی ضرورت واہمیت واضح ہے۔ دھوپ کی شدت کو کم کرنے ہوا کی صفائی کے علاوہ درخت باران رحمت کا موجب بھی بنتے ہیں۔ درختوں کی سرسبزی و شادابی ماحول کو دیدہ زیب بناتی ہے خدام بھائیوں سے میری یہ گزارش ہے کہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے خاص کوشش فرما دیں۔

(ناظم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴